وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ

كُنتُ كَنزًا مَخْفِيًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ آدَمَ

اللّٰہ

كُلُّ مَا فِي الْكَوْنِ وَهْمٌ أَوْ خَيَالٌ ... أَوْ عُكُوسٌ فِي مَرَايَا أَوْ ظِلَالٌ

سنو آتی ہے ہر طرف سے صدا ... کہ باطل ہے ہر چیز حق کے سوا

المسمّٰی بہ

تذکرہ عاشقِ ربانی شیر یزدانی رحمۃ اللہ

مؤلفہ

صوفی محمد ابراہیم قصوری

پروگریسو بکس
۴۰-بی اردو بازار ○ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

خزینہ معرفت

المسمّٰی بہ

تذکرہ عاشق ربّانی شیر یزدانی رحمۃ اللہ علیہ

ہر زبردست اسکی سطوت کے مقابل زیر ہے
یہ کوئی شاید محمدؐ کا بہادر شیرؒ ہے

سوانح حیات پاکیزہ حالات قدوۃ الواصلین شمس العاشقین عارف اکمل عالم باعمل مجسمہ ہدایت چشمہ ولائت غوث ربانی جنید زمانی شیر یزدانی محی الملت والدین حضرت مولینا مولوی قبلہ و کعبہ میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری اعلی اللہ مقامہٗ قدس سرہٗ العزیز

مؤلفہ

عالم لدنی واقف حقیقت ماہر طریقت یار غار حضرت مولینا و مرشدنا قبلہ میانصاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ حضرت مولینا صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری نقشبندی مدظلہ العالی سلمہ اللہ تعالی

مرتبہ

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

120 روپے

کہ منتہی کو ظاہر میں ذوق میسر ہے۔ لیکن یافت کا ذوق مفقود ہے ۔۔۔ اگر زیادہ دیکھنا ہو۔ تو مکتوبات شریف دیکھیں (مولف، یہاں ایک نکتہ سمجھنے کے قابل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب منتہی مبتدی پر تصرف کرتا ہے۔ تو ایک نور عرش مجید سے آتا ہے۔ جو منتہی کے سینہ سے گذر کر مبتدی کے دل میں وارد ہوتا ہے۔ تو اس وقت منتہی کے دل میں بھی ایک حلاوت پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے منتہی مبتدی کی قدر کرتا ہے۔ مگر مرید رشید ہو۔

باب ۷

کلمات

حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھنا چاہیئے اور باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں نکالنا چاہیئے۔ اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے۔ اور ہمسایہ کا حق اور مسواک کی بہت تاکید کی تھی۔ میں خوف کرتا ہوں۔ کہ ہمسایہ کہیں ورثہ کا مالک ہی نہ ہو جائے۔ اور مسواک کے بغیر نماز ہی نادرست نہ ہو جائے۔ افسوس کیسے مسلمان ہیں جو ہمسایوں کو تنگ کرتے ہیں۔

اور آپ فرماتے۔ کہ اپنے سالن کی وجہ سے ہمسایہ کو تکلیف نہ دو۔ اگر کوئی مزیدار سالن پکاؤ۔ تو پہلے ہمسایہ کے گھر بھیجدو۔ جس شخص سے ہمسایہ اُس کا ناراض ہو۔ اللہ و رسول اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

ایک دن ملک مہدی زمان ڈپٹی کمشنر گجرات آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی۔ کہ اس سے پہلے بھی میں حاضر خدمت ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ علی پور سید جماعت علی شاہ صاحب یا پیر مہر علی شاہ صاحب کے پاس گولڑہ جاؤ۔ میں وہاں گیا تھا۔ اور پھر واپس آپ کے پاس ہی آیا ہوں۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مکان شریف جانا۔ میں گیا تھا۔ جب رمداس پہنچا۔ تو زور کی بارش ہوئی۔ میں نے موٹر کو تو وہیں چھوڑا۔ اور پیدل ہی پانی کودتا پھاندتا بھیگتا ہوا مکان شریف پہنچا۔ گو راستہ میں تکلیف ہوئی تھی۔ مگر مکان شریف پہنچ کر ایسی تسکین ہوئی۔ کہ کچھ تکان وغیرہ معلوم نہ ہوئی۔ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے دریافت فرمایا۔ کہ اس وقت پڑھنے کے واسطے بھی کچھ تبلایا تھا۔ تو انہوں نے عرض کی۔ کہ آپ نے قرآن شریف کی منزل پڑھنے کا حکم دیا تھا مگر کام کی کثرت سے کبھی کبھی ناغہ ہو جاتا ہے۔ آپ دعا فرمادیں۔ کہ آئندہ ناغہ نہ ہو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جب کبھی کمشنر کی طرف سے آپ کو کوئی پروانہ یا حکم آتا ہے۔ تو اُن کو کہتے ہوں گے۔ کہ دعا کرو۔ ہم اس کی تعمیل

کر سکیں۔ اس وقت تو خود بخود عمل ہو جاتا ہے۔ دینی کام کے واسطے دعا کی ضرورت ہے۔ دیکھو قرآن شریف میں بطن در بطن بطن در بطن بطن در بطن ستر بطن ہیں۔ جتنا غور و خوض سے پڑھو گے۔ کھلتے جاویں گے۔ یہ کوئی تھوڑی سی دولت نہیں ہے۔ پھر آپ نے اُن لوگوں کے آگے کھانا رکھا۔ تو ایک شخص جو ڈپٹی کمشنر صاحب کے ساتھ تھا۔ ایک ٹانگ دوسرے گھٹنے پر رکھ کر کھانا کھانے لگا۔ تو آپ کو سخت رنج ہوا۔ اور فرمایا۔ اس طرح تو شداد ہامان فرعون کا بیٹھنا تھا۔ ہم مسلمانوں کو اس طرح بیٹھنا نہیں چاہیئے۔ ہم کو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مَیں بندہ ہوں۔ اور بندوں کی طرح بیٹھتا ہوں۔ دائیں پاؤں کو زمین پر بچھا کر اور بائیں گھٹنے کو کھڑا رکھ کر کھانا کھایا کرو۔ افسوس مسلمانوں میں یہ عادات کہاں سے آگئیں۔ یہ تو تکبر کے نشان ہیں۔ اسلام تو ادب سکھاتا ہے۔

حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے۔ کہ لوگوں کو لا الٰہ الا اللہ پر پورا پورا یقین نہیں ہے۔ اگر یقین ہو۔ تو اعمال درست ہو جائیں ؎

زبان سے کہتے ہیں سب لا الٰہ الا اللہ عمل اس پر نہیں ہے لیکن معاذ اللہ

آپ فرمایا کرتے۔ جو دم غافل سو دم کافر۔ کاروبار دنیاوی میں بھی ذکر کا دھیان ہو۔ ہتھ کار وتے۔ دل یار وتے ؎

نگویم کہ از عالم جدا باش بہر کاریکہ باشی با خدا باش

اگر عالی حوصلہ بھی خدمت شریف میں حاضر ہوتے۔ تو آپ ان کو فرماتے۔ کہ درود شریف پڑھنے سے پہلے تین مرتبہ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۔ ایک روائت ہے۔ کہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا۔ کہ جناب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت شبلی علیہ الرحمۃ کے منہ پر اپنا منہ مبارک رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے شبلی رحمۃ اللہ سے پوچھا۔ کہ آپ نے کیا عمل کیا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے ایسی محبت کرتے۔ فرمایا کہ مَیں لقد جاءکم رسول من انفسکم پڑھا کرتا تھا۔ سبحان اللہ۔

آپ فرماتے۔ کہ لوگ درود شریف پڑھتے وقت "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" پڑھا کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ دوسری آئت اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا پڑھتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ فضیلت ہے۔ اسے بھی ضرور ساتھ پڑھ لیا کرو۔ اور درود شریف پڑھتے وقت

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ